ماہرین فن کو یقین ہو جائے کہ فلاں مرد یا عورت لا علاج حد تک پہنچ گئے ہیں اور اب ان سے سوسائٹی اور نسل کو تعدیہ کا یقینی اندیشہ ہے تو یقیناً حکومت ایسا جبری انتظام کر سکتی ہے کہ تعدیہ روکے ۔ اب اگر کوئی بے ضرر عمل جراحی ایسا نکل آیا ہے کہ انہیں ضرر رسانی سے معطل کر دیا جا سکتا ہے اور ان کی ہستی کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا تو اس کے اختیار کرنے سے شرع کیوں مانع ہو ۔

البتہ اگر دوسرے وسائل موثر کام میں لائے جاسکتے ہیں تو یقیناً ترجیح انہی کو ہوگی ۔ — "

(ماہنامہ الحکیم لاہور ۔
نومبر ۱۹۳۹ع ص ۱۲۹)

یتیم پوتے کی وراثت :۔

یتیم پوتے کی وراثت کا مسئلہ ہمارے ہاں پچھلے چند برسوں میں زور و شور کے ساتھ زیر بحث آ چکا ہے ۔ اس مسئلہ میں مولانا آزاد مرحوم کی رائے کا مطالعہ دلچسپی سےخالی نہ ہوگا۔ڈیرہ غازی‌خاں کے ڈاکٹر یار محمدخاں صاحب کے استفسار کے جواب میں مولانا تحریر فرماتے ہیں :

" فقہا نے پوتے کے محجوب الارث ہونے کی بنیاد اس امر پر رکھی ہے کہ جب تک ایک شخص زندہ ہے، وہ اپنی مقبوضات کا مالک ہے ۔ اس کی جائیداد ورثہ جبھی ہو گی جب وہ انتقال کر جائے ۔ زندگی میں ہبہ سکتا ہے ، ارث نہیں ہے ۔ اب اگر ایک باپ کی جائیداد نے ورثہ کی نوعیت اختیار ہی نہیں کی تھی اور جب وہ خود ایک چیز کا مالک نہیں ہوا ، تو اس کی اولاد کیوں کر ملک کا دعویٰ کر سکتی ہے ۔

" لیکن حق یہ ہے کہ ان کی نظر صرف ایک علت کی طرف کی گئی اور تمام علل و اصول جو اس باب میں ثابت و معلوم ہیں نظر انداز کر دئے گئے ۔ صحیح یہی ہے کہ محجوب کی اولاد کو بھی حصہ ملنا چاہیئے — "

(مکتوب مورخہ ۲۷ فروری ۱۹۳۶ع)